٦- نامه به مادر

تمہید : ماں اور اولاد کے درمیان محبت بالکل فطری ہے۔ ماں کی شخصیت بچے کے لیے ایک نعمت اور رحمت سے کم نہیں۔ ماں اپنے بے بس و مجبور بچے کو دودھ پلاتی ہے، اسے نہلاتی دھلاتی ہے اور اس کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ لیکن یہ بھی اتنا ہی سچ ہے کہ ماں اور اولاد میں اکثر جدائی بھی ہو جاتی ہے۔ موجودہ زمانہ تعلیم کا زمانہ ہے۔ لڑکوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے شہر چھوڑنا ہی پڑتا ہے۔ شاعر نے اسی حقیقت کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس نظم کی تخلیق کی ہے۔ ماں کو شکایت ہے کہ سفر اختیار کرنے کے بعد بیٹا اسے بھول گیا ہے جبکہ واقعہ صرف اتنا ہے کہ بیٹے کا خط قدرے دیر سے پہنچا۔ اسی سبب ماں بے چین ہوگئی اور بیٹے سے شکایت کرنے لگی۔ اس سے ماں کی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ نظم بہت رواں اور متاثر کن ہے۔

تعارفِ شاعر: محمد حسین علی آبادی ۱۹۰۹ء میں تہران میں پیدا ہوئے۔ تہران ہی میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۲ء میں فرانس جا کر پیرس یونیورسٹی میں تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور مختلف علوم میں مہارت حاصل کی۔ انھوں نے حقوقِ انسانی کے میدان میں بڑی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۹۸ء میں ۸۷ سال کی عمر میں تہران میں ان کا انتقال ہوا۔

ای نگه دارِ من و سرورِ من   ای خداوندِ من ای مادرِ من
نامه‌ات آمد و گریانم کرد   گِله های تو پریشانم کرد
اندکی نامهٔ من دیر رسید   وز تو صد نالهٔ دلگیر رسید
ناله کم کُن که ندارد اسفی   گر بمیرد پسَرِ ناخلفی
به گمانت که چو رفتم به سفر   کردم از مادرِ خود صرفِ نظر؟
آتشِ اُلفتِ دیرین شد سرد   پسرت رفت و فراموشت کرد؟
بی تو نزدم همه دنیا هیچ است   بازی و رقص و تماشا هیچ است
نامه گر دیر رسد حوصله کُن   زمن از بهر خدا کم گِله کن

که بجان از غمِ تو سوخته ام
وز تو نازك دلی آموخته ام

(محمد حسین علی آبادی)

خلاصه در فارسی : پسری نامهٔ مادرِ خویش می یابد۔ دراین نامه مادر شکایت کرد که پسر او را فراموش کرده است۔ این نظم جوابِ پسر به مادر است۔ پسر مادرِ مهربان را نگهدار و سرور و خداوندِ خود می گوید۔ او گوید که بعد از یافتنِ نامهٔ تو مَن پریشان شده ام و گریان می کنم۔ نامهٔ من دیر رسید از این سبب تو دلگیر هستی۔ پسر مادر را نصیحت می کند که ناله مکن که چون پسرِ ناخلفی بمیرد،

تاسّف نباید کرد۔ تو گمان می کنی که من از طرفِ تو صَرفِ نظر کرده اَم و ترا فراموش کرده ام۔ او می گوید : ای مادرِ من ! بی تو بازی و رقص و تماشا کجا ، همه دنیا در نظر من هیچ است۔ چون نامهٔ من دیر رسد بد گمان مشو و گِله مکن که از غمِ تو جانِ من سوخته است۔ این نازك دلی من از تو آموخته ام۔

خلاصہ (اُردو) : ایک بیٹے کو ماں کا خط ملا جس کے جواب میں یہ منظوم خط لکھا گیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اے مادرِ مہربان! تیرے خط نے مجھے رُلا دیا اور تیرے گلے شکووں نے مجھے بے چین کر دیا۔ میرا خط دیر سے پہنچنے کی وجہ سے تو سمجھتی ہے کہ تجھ سے دور رہ کر میں تجھے بھول گیا ہوں اور تیری محبت میرے دل سے نکل گئی ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ تیرے بغیر میری نظر میں ساری دنیا کی کوئی حیثیت نہیں۔ میرا خط دیر سے ملے تو صبر کر اور خدا کے لیے شکایت نہ کر کہ میں خود تیری جدائی میں تڑپ رہا ہوں کیونکہ میں نے یہ نازک دلی تجھی سے سیکھی ہے۔

فرهنگ (Glossary)

Guardian	دیکھ بھال کرنے والا	نگه دار
Chief	سردار	سَروَر
Your letter	تیرا خط	نامه ات
Weep	رونا	گِریه
Little, few	کم	اندك
Lamentation	فریاد، رونا	ناله
Sad	اُداس	دلگیر
Sorrow	افسوس	اسفی
Disobedient	نافرمان	ناخلف
Waiving	نظر انداز	صرفِ نظر
Fire of love	محبت کی آگ	آتشِ اُلفت
Prolong	طویل عرصے سے	دیرین
Without you	تیرے بغیر	بی تُو
Nothing, insignificant	معمولی، بے وقعت	هیچ
Play, game	کھیل	بازی
Entertainment	کھیل، تفریح	تماشا
To burn	جلنا	سوختن
To learn	سیکھنا	آموختن

Exercise / پرسش

۱۔ قوس میں دیے ہوئے مناسب الفاظ سے مصرعے مکمل کیجیے۔

Complete the lines by choosing correct alternative from the bracket.

۱۔ نامه ات آمد و .... کرد (بریانم / گریانم)

۲۔ وز تو .... دلگیر رسید (برنالهٔ / صد نالهٔ)

۳۔ بی تو .... همه دنیا هیچ است (نزدم / کردم)

۴۔ ز من از بهر خدا کم .... کن (صِله / گِله)

۲۔ نظم سے زیرِ اضافت کی مثالیں تلاش کر کے لکھیے۔ **Find examples of zer-e-izafat from the poem.**

۳۔ درج ذیل معمّا حل کیجیے۔ **Solve the following crossword.**

د			
گ			
ر		ر	س

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی فارسی ضد لکھیے۔ **Write Persian antonyms of the following words.**

گریه ، اُلفت ، فراموش ، کَم ، غم ، نازك

۵۔ نظم سے اپنی پسند کا کوئی شعر لکھیے اور پسندیدگی کی وجہ بھی لکھیے۔

Write a couplet of your choice from the poem and justify your choice.

۶۔ مندرجہ ذیل حصۂ نظم کا ترجمہ اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Translate the following couplets of the poem into Urdu or English.

به گمانت که چو رفتم به سفر کردم از مادرِ خود صرفِ نظر؟

آتشِ اُلفتِ دیرین شد سرد پسرت رفت و فراموشت کرد؟